

بفضل خدا و جهان رساله مقبول دل مومنان افغ باعث بیتان فرحت دلستان کائنات السلام

مُسْتَحْتَب

رحمة الرضوان

فی تذکرہ سیدنا الامام الاعظم

ابی خنیفه النعمان

مؤلف
عالم ربانی حضرت مولانا سید محمد اصغر حسین صاحب خفی دیوبندی غفرلہ
چھٹھو

(مولوی) سید مالک کتبخانہ اعزاز ایہ دیوبند نے فائدہ عوام کے لئے

کتب خانہ اعزاز ایہ دیوبند سے شائع کیا

ترجمہ اردو فارسی عربی و غیری کتب میں ملنے کا پتہ (مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ اعزاز ایہ دیوبند
قرآن شریف و بارے وقایع و غیر کتب و مکتوبات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہ پیدا کیا انسان احسان کو
دکھایا ہمیں راہِ احسان کو
کہ آئے تھے بتلائے احسان کو
ہدایت کرتے تھے مال اور جان کو
اماموں کے سرِ ولایت احسان کو
کہ دو غفلت کے شیطان کو
کہ تازہ کرے دین و ایمان کو

سبھی حمد ثابت ہے رحمان کو
محمدؐ نبی خاص پیچھے رسول
ہے اُن پر ہر دم درود و سلام
رہے آل و اصحاب پر بھی درود
اماموں پر ہر حق کی رحمت سدا
از ان بعد تم دل لگا کر سنو
سنائو تمہیں ایک ایسی کتاب

جانتا چاہیے کہ اس زمانہ میں طرح طرح کے فرقے نکلتے ہیں ہر کوئی اپنی راہِ مجدد ہونڈھتا ہے ہنتر فرقتے ہو گئے
جیسا کہ فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگ باتیں نئی نئی نکالتے ہیں۔ اسی سے فساد پیدا ہوتا
ہے دین میں اگر وہ اپنی عقل کو تابعوں رکھتے اور تابع رہتے پہلے عالموں کے اور ادب اور لحاظ کرتے
بزرگوں کا تو کہیں ہوتا اختلاف۔ اور بہت سے آدمی اعتراض کیا کرتے ہیں مذہبِ حنفی پر بلکہ حضرت
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر جو لوگ واقف ہوتے ہیں وہ تو جواب دیتے ہیں اور ناواقف دھوکہ میں پڑ کر
گھبرا جاتے ہیں اس واسطے بندہ احقر نے ایک مولوی صاحب جو نوری کی فرمائش سے انہیں کے طرز
گفتگو میں لکھا حال امام ابو حنیفہ امام اعظم کا معتبر کتابوں سے تاکہ کسی طرح واقف ہوں حنفی بھائی اپنے
امام کے حالات سے اور بزرگی سے آپ کی اور علم سے آپ کے پس خدا کے فضل سے جمع کئے حالات
نہایت کارآمد کہ سننے والا واقف ہو جاوے ضروری باتوں سے انتہام لکھ دیا اس سالہ کا رحمتہ الرضوان
فی تذکرۃ ابی حنیفۃ النعمان رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نفع پہنچاوے اس سے مسلمانوں کو اور مغفرت فرمائے
اللہ تعالیٰ اس فقیر عاجز کی۔ اب عرض کی جاتی ہیں چند باتیں ضروری اس کے بعد لکھا جائے گا حال
مبارک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا۔

تقریر در بیان تقلید اور حال چار مذہبوں کا

یاد رکھو مسلمانوں کہ جب زمانہ تھا حضرت نبی صاحب کا اس وقت جس مسئلہ کی ضرورت پڑتی صحابہ لوگ

خود حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے اور عمل کرتے۔ سُبْحَانَ اللہ کیا اچھا زمانہ تھا۔ آپ کا صحابہ لوگ آپ کو ہر وقت دیکھتے اور گردنچے رہتے آپ کے جس طرح کے ارشاد کے سنارے ہوتے ہیں۔

تھے یوں صحابہ میرے پیروں کے سامنے تھے ہوں جس طرح ہر انور کے سامنے غرور جب آپ کی وفات ہو گئی اور وہ زمانہ بھلائی کا ختم ہو گیا تو دوسرا زمانہ صحابیوں کا آیا جس طرح انہوں نے عمل کرتے دیکھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح عمل کرتے رہے اور کبھی کبھی ایک صحابی دوسرے سے دریافت بھی کر لیتے تھے۔ اس کے بعد جب زمانہ ختم ہونے لگا حضرت کے صحابیوں کا تو دین کی حفاظت کے واسطے خدا تعالیٰ نے اماموں اور مجتہدوں کو بھیجا تاکہ علم بتلائیں لوگوں کو صحابہ نے جو حدیثیں بیان کی تھیں ان لوگوں نے ان میں سے مسائل سمجھ کر اور خوب پختہ طور پر قرآن و حدیث سے جانچ کر رکھے تاکہ عام لوگوں کو آسانی ہو۔

اب جس شخص نے کسی امام کے جمع کئے ہوئے مسئلوں پر عمل کر لیا وہ اس کا مقلد ہو گیا جس نے امام ابوحنیفہ کے نکالے اور جمع کئے ہوئے مسئلوں پر عمل کیا اس کو حنفی کہنے لگے۔

اور جس نے امام شافعی کے مسئلوں پر عمل کیا شافعی اور سیلحہ امام مالک کے مقلدوں کو مالکی اور امام احمد حنبل کے مقلدوں کو حنبلی کہنے لگے۔

پس ان لوگوں کے تیلے ہوئے مسائل پر عمل کرنا قرآن اور حدیث پر عمل ہے اور ان کی راہ پر چلنا ہر وی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

پھر یہ بات جانتی جائے کہ تقلید علماء کی نہایت ضروری اور واجب ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکر جس سے عالموں نے ثابت کیا ہے و جب ہونا تقلید کا بڑی مضبوط و لیلوں سے۔ پھر چونکہ امام اعظم ابوحنیفہؒ مقدم ہیں سب اماموں سے اور زیادہ فضیلت اور علم رکھتے تھے سب اماموں سے اس واسطے آپ کی تقلید کرنا ضروری ہوا اللہ یہی اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ چاروں مذاہب حق ہیں کیونکہ نکالے ہیں ہر ایک امام نے مسائل قرآن و حدیث سے اس کی مثال ایسی سمجھو کہ ایک دیا ہے نہایت بیٹھا پس بھر لیا ایک شخص نے پانی کا شیشی میں اور دوسرے نے سبز میں تیسرے نے زرد میں اور چوتھے نے نیلی شیشی میں پس ایک ہی

پانی ہے شیریں جو ظاہر میں نظر آتا ہے مختلف پس اسی طرح حق ہوئے چاروں مذہب اور واجب تعظیم کے
مجھے چاروں امام جیسے کہ واجب تعظیم کے اور برحق ہیں چاروں خلیفہ حضرت کے۔
اور یہ بھی عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ تھے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت بڑے عالم دین کے اور مجتہد مذہب کے
لیکن آپ نبی نہیں تھے کیونکہ نبوت ختم ہو چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب امام صاحب نبی نہ ہوئے تو
ہو سکتا ہے کہ ہو جائے آپ سے غلطی یا بھول چوک لیکن کیا طاقت ہے کسی کی اس زمانہ میں کہ نکالے
غلطی ایسے بڑے امام کی اور کہاں ہے اتنا بڑا علم کہ بڑائی نکالے امام ابوحنیفہ رحمہ کے مسئلوں میں کیونکہ عطا
فرمایا تھا ان کو خدا تعالیٰ نے خزانہ غیب سے اب جو کچھ غلطی نظر آوے وہ قصور ہے ہماری نظر کا۔ اور
جاہل ہے جو کہ زبان درازی کرے امام صاحب کے اور کیونکہ سب علم اور مسائل آپ کے مطابق ہیں قرآن
پاک اور حدیث شریف اور قول صحابہ سے۔

غور سے پڑھو اور یاد رکھو اس بیان کو اس واسطے کہ ناواقف کے لئے وہ بہت نفع دینے والا ہے اور
اللہ ہی توفیق دیتا ہے اور وہی مدد کرتا ہے بندوں کی اور آخری پکار ہماری یہ ہے کہ حمد ہے واسطے اللہ
کے جو رب العالمین ہے۔

حالات مبارک حضرت امام عظیم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نعمان اور آپ کے والد صاحب رحمہ اللہ کا نام ثابت تھا آپ کا
فارس کے رہنے والے تھے آپ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے اور چھوٹی عمر سے شوق کیا آپ نے پڑھنے کا
اور پڑھا قرآن مجید کو ساتھ قرأت فارسی عام، و کے جو بڑے مشہور قاری ہیں سات قاریوں میں سے۔ اور پھر
رغبت فرمائی طرف علم عقائد کے مدتوں مشغول رہے۔ اور پھر ہر قسم کے علم سیکھے آپ نے۔ اور توجہ فرمائی طرف
علم حدیث اور فقہ کے اور بڑے بڑے بزرگ عالموں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور پھر نکالے مسائل قرآن
شریف اور حدیث شریف سے اور جمع کرائی بہت سی کتابیں مسائل کی اپنے شاگردوں سے اور جب
کوئی مسئلہ لکھا جاتا تو پہلے بہت سے عالموں سے تحقیق کرتے اور جب سب کی سمجھ میں درست آتا
وہ مسئلہ لکھا جاتا اسی واسطے نہایت قوی اور صحیح ہیں مسئلے امام ابوحنیفہ رحمہ کے اور مطابق ہیں قرآن
اور حدیث کے اور اگر شکل میں آئی کسی مسئلہ میں تو دیکھتے صحابہ کے قول کو اور فتویٰ دینے اسکے موافق

اور تھے امام صاحب خوبصورت درمیانہ قد کے نہ بہت لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے اور بھی ڈانسی
آپ کی خوبصورت اور نہایت پاکیزہ اور عمدہ کپڑے پہنتے تھے۔

خوشخبری دینا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ظاہر ہونے امام ابوحنیفہ رحمہ کے بخاری شریف اور مسلم شریف
اور بہت سی کتابوں حدیث کی میں یہ بات مذکور ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فارس والوں
میں سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اگر علم آسمان پر بھی نیا ستارہ کے برابر ہوگا تب بھی وہ شخص علم حاصل
کرے گا اور آسمان پر سے بھی اتار لائے گا یعنی ایسا بڑا زبردست عالم ہوگا۔

اے بھائیو! امام صاحب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ آپ کے برابر کوئی عالم ایسا بڑا نہیں فارس والوں
میں۔ اور امام صاحب تھے رہنے والے اصل فارس کے پھر کتنی بڑی فضیلت اور بزرگی حاصل ہوئی
امام صاحب کو کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی آپ کے آنے کی اور تعریف فرمائی
آپ کے علم کی۔

اور یہ سچ نہ بھی ہو گیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خبر دی آپ نے زمانہ آنے والے کی
کیونکہ مطلع فرمادیا تھا آپ کو خدا تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ مَبْجَحَاتٍ
اللَّهُ، یاد رکھو اس بشارت کو اے مسلمانوں!

امام صاحب کے چار ہزار استاد تھے پس خیال کرو کہ جس کے چار ہزار استاد ہوں تو کیسا بڑا علم حاصل ہوگا
اس شخص کو۔ اور آپ کے جتنے استاد تھے سب بڑے بڑے عالم معتبر تھے۔

اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد بھی بڑے بڑے ہوئے ہیں ان میں سے حضرت امام ابو یوسفؒ
اور حضرت امام محمدؒ اور امام زفرؒ۔ بہت مشہور شاگرد ہیں۔

اور امام ابوحنیفہ رحمہ بہت بڑا درجہ اس واسطے بھی رکھتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم حضرت
انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ایسے بڑے خادم تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہ دس برس خدمت کی رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبھی انسؓ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمایا کہ یہ کام کیوں نہ کیا اور یہ
کام اس نے کیوں کر دیا؟ سُبْحَانَ اللَّهِ! ایسے رحیم و شفیق تھے ہمارے نبی رحمۃ للعالمین ہدیٰ للفقین
اور جو شخص صحابہ کو دیکھتا ہے اس کا بہت رتبہ ہوتا ہے شریعت میں اس کو تابعی کہتے ہیں۔ پس امام ابوحنیفہ
بھی تابعی ہوئے اور کچھ شک نہیں اس میں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ تابعی نہیں تھے ان کا قول غلط ہے

آج کل جو لوگ عداوت رکھتے ہیں امام ابوحنیفہؒ سے اور ان کے مقلدوں سے وہ کہتے ہیں کہ امام حسنؒ تابعی نہیں تھے وہ چاہتے ہیں کہ نہ حاصل ہو امام صاحب کو ایسی بڑی بزرگی مگر ان کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

یہ ہے فضل میرے خداوند کا جو چاہتا ہے کرے ہے عطا۔ اور معلوم ہوئے کہ امام ابوحنیفہؒ نے علاوہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اور آٹھ صحابیوں کو دیکھا خطیب بغدادی اور امام حدیث کے واقفی اور ابن حجر مکی اور بہت سے بڑے بڑے مرتبے کے عالم لکھے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ تابعی تھے اور آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے جب کہ آئے حضرت امامؒ کو فہمیں، اور جانو! اسے لوگو کہ جو شخص بدگمانی اور دشمنی کرتا ہے اولیاء اللہ سے وہ بہت بے نصیب ہے بچاؤ اللہ تعالیٰ ایسی بلا سے کیونکہ جو شخص دشمنی کرتا ہے اولیاء اللہ سے خدا تعالیٰ ان کا دشمن ہو جاتا ہے دعا کرو کہ دے خدا تعالیٰ توفیق ہم کو نیک کاموں کی اور بچاؤ اپنے غصہ اور نافرمانی سے۔

اور اے مسلمان بھائیو ایک اور بھی اعتراض کرتے ہیں لوگ امام ابوحنیفہؒ پر وہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ سترہ ہی روایات پہنچی تھیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو۔

سو جانتا چاہئے کہ یہ بالکل غلط ہے اگرچہ مذکور ہوا ہے یہ قول تاریخ میں ابن خلدون کی مگر سب علماء نے فرمایا ہے غلطی ہو گئی اس سے اور نقل کر دیا قول کسی کا جو غیر معتبر تھا اس واسطے کہ ابن خلدون اگرچہ بہت بڑا عالم تھا علم تاریخ کا مگر نہیں خبر تھی اس کو احوال حدیث کی پس ہو گئی غلطی۔

بلکہ ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی حدیثیں ایک ہزار سات سو ذکر کیا ہے اس کو امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو بہت زبردست عالم تھے حدیث کے اور جو شخص دیکھے گا کتابیں حدیث کی وہ پاوے گا۔ میں صد روایات جن کو بیان کیا ہے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے۔

اور ایک اعتراض یہ کرتے ہیں لوگ کہ امام صاحب چھوڑ دیتے ہیں حدیث کو اور چلاتے ہیں اپنی عقل اور قیاس کو۔ یہ سخت بہتان اور بالکل جھوٹ ہے اس واسطے کہ خود امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں خلل دیتے قیاس اور عقل کو مگر وقت ضرورت کے جب کہ نہ پاویں حکم قرآن اور حدیث میر اور فرماتے تھے کہ جو کچھ پایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ہمارے سر آنکھوں پہ ہے اور جو کچھ فرمایا صحابہ نے اُس کو بھی اختیار کیا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ جو ایک بہت بڑے عالم فقیہ گذرے ہیں انھوں نے خوب خوب بیان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ ہرگز قیاس کو دخل نہیں دیتے تھے جب حدیث موجود ہوتی تھی۔

فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہیں جانا ہم نے زیادہ علم والا امام ابوحنیفہؒ سے۔ اور فرمایا کہ جس نے امام ابوحنیفہؒ کی کتابیں نہ دیکھیں اُسے نہ حاصل ہوا کمال علم کا۔

امام صاحبؒ کے پاس بڑے بڑے صندوق تھے جن میں وہ حدیثوں کو لکھ کر رکھتے تھے جن کو اپنی اسنادوں سے سنتے تھے۔ پس خیال کرو علم کو آپ کے۔

حال عبادت کا امام صاحبؒ کی

جب آپ کو غسل دینے لگے تو حضرت حسن بن عمارؒ نے آپ کو غسل دیا جو بڑے عالم اس زمانہ کے تھے اور فرمایا کہ تم کہے اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہؒ پر جو تیس برس سے برابر روزے رکھتے تھے اور چالیس برس ہوئے کہ کبھی نہیں سوئے رات کو بلکہ سہارا بھی نہیں لگایا آپ نے کبھی رات بھر دیوار سے۔

اور پڑھی نماز صبح کی عشاء کی وضو سے چالیس برس تک۔ اور رات بھر پڑھتے تھے امام صاحبؒ قرآن نازیں اور بہت روتے تھے کہ آپ کے پڑوسی آپ کے رونے کی آواز سنا کرتے تھے۔

جس جگہ لیٹے ہوئے آپ کی وفات ہوئی ہے اس جگہ بیٹھ کر آپ نے سات ہزار قرآن شریف ختم کئے تھے۔ رات بھر نہیں سوتے تھے البتہ دوپہر کو دو چار لحظہ لیٹ رہتے تھے۔ اور صبح سے بیٹھے آپ کہ علم پڑھانے تمام دن اور عشاء کے وقت تک اور پھر بعد پڑھنے نماز عشاء کے کھڑے ہو جاتے مثل صبح کے اور صبح کو دیتے نمازیں۔ اسی طرح ہر روز کرتے۔

بہت بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے کبھی ابوحنیفہؒ کو نہ دیکھا کہ وہ روزہ سے نہ ہوں۔ اور کبھی نہ دیکھا کہ رات کو سوتے ہیں۔

اور ہانچ اور پشچاس حج کے ہیں امام ابوحنیفہؒ نے۔ اور سب علماء نے تعریف بہت فرمائی ہے امام صاحبؒ کی۔ امام صاحبؒ کبھی کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے اور کسی کے پیچھے کسی کو برا نہیں کہتے تھے۔ لے کہ غیبت سے برباد ہوجاتی ہیں نیکیاں۔ آج کل بہت لوگ مبتلا ہیں غیبت میں۔ بلکہ ہی کام کہ جب دو آدمی ملتے ہیں عیسرے کی غیبت کرنے میں اور یہ بہت بُری خصلت ہے توبہ کرو اس سے حد نہ

نیکیاں تھائی بل جا میں گی اس کو جس کی تم نے غیبت کی ہے۔
اور اس قدر پہن کر گئے تھے امام صاحب کہ جس شخص کے پاس قرض آنا امام صاحب کو اس کی دیوار کے
سایہ میں بھی نہیں بیٹھتے تھے بوجہ احتیاط کے کہ ایسا ہو سود ہو جاوے اس واسطے کہ قرض دے کر کسی قسم کا نفع
لینا قرضدار سے سخت منع ہے۔ حدیث شریف میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص تم سے قرض
لے اور پھر وہ تمہارے واسطے گٹھا گھاس کا یا چارہ کسی جانور کا بیچے تو نہ لو۔ ایسے ہی اگر قرضدار دعوت کرے تمہاری
تو اس کو منظور نہ کرو۔ البتہ اگر قرض دینے سے پہلے ہی عادت دعوت کی اور کرتا ہے ساتھ پہلے دستور کے تو
نہیں کچھ مضائقہ۔ اس زمانہ میں حنفی لوگ کہلاتے ہیں اور سود برابر لیتے ہیں نہیں خیال کرتے حال کو اپنے امام
کے کہ کس قدر احتیاط فرماتے تھے پس خیال کرو اے بھائیو اپنے امام کے حال کو اور چھوڑ دو اس نئے کام کو
آیا ہے حدیث شریف میں کہ جو لوگ پیدا کرتے ہیں مال حرام سے وہ ہرگز نہ داخل ہوں گے جنت میں کیا
خوب کہا ہے ایک بندہ خدا نے اس موقع پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ اس پر سے

لکھ دیا ہے جنت پہ کھلے حرفوں میں اس میں جانے نہ کبھی سود کا کھانے والا
اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ اگر تم لوگ نہ چھوڑو گے سود کو اطلاع پاؤ ہماری طرف سے لڑائی کی۔ اے
دوستو جب خدا تعالیٰ لڑائی کرے گا تو کیسے نجات پاؤ گے پس توبہ کرو سچے دل سے۔
اور امام ابوحنیفہ صاحب رمضان شریف میں ساٹھ تہتم قرآن شریف کا فرماتے تھے۔ ایک دن کو ایک
رات کو۔

اور فرمایا بہت سے بزرگوں نے کہ دیکھا اور آزمایا ہم نے امام ابوحنیفہؒ کو برسوں مگر وہ کبھی بستر پر کمز نہیں
لگاتے تھے بلکہ میخ کی طرح تمام رات کھڑے رہتے۔ کبھی ایک ہی رکعت میں قرآن ختم کر دیتے۔
حضرت سیفان بن عیینہؒ کہتے ہیں کہ ہم نے امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ عبادت کرنے والا نہیں دیکھا۔ اور دنیا
سے اس قدر بے رغبتی رکھتے تھے امام ابوحنیفہؒ رحمۃ اللہ علیہ کو عراق کے حاکم نے بلایا اور کہا کہ کوفہ کا قاضی ہونا
آپ قبول فرمائیے۔ مگر نہ قبول کیا۔ بخوف اس کے کہ شاید کسی فیصلہ میں غلطی ہو جائے اور پھر مواخذہ اور
پکڑ ہو اللہ کے نزدیک پھر بلایا حاکم نے اور دس کوڑے روز مارتا تھا کہ کسی طرح قبول فرمالیں حکومت قاضی بننے
کی دس روز مارتا برابر کوڑے مگر آخر کو چھوڑ دیا آپ کو جب دیکھا کہ نہیں قبول فرماتے ہرگز روایت کیا گیا ہے
کہ جن ایام میں کوڑے مارتا تھا حاکم عراق کا ابوحنیفہؒ کو تو دیکھا اس نے خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم کو کہ آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ ہمارے امتی کو کیوں بے صورتا رہا ہے پس بیدار ہوا مابکم اور چھوڑ دیا
امام صاحب کو قید سے۔

لکھا ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ ابو جعفر نے حضرت امام صاحب کے واسطے دس ہزار درہم بھیجے تاکہ اپنے ل
فرمایا پس خبر پہنچی آپ کو کہ آتا ہے مال واسطے میرے تو ایک چادر لپیٹ کر اور بھی اور لپیٹ گئے پھر قاصد
بادشاہ کا آیا اور بوجہ ادب کے نہ اٹھایا ابو حنیفہ صاحب کو بلکہ جو لوگ حاضر تھے ان کو وہ مال دیا اور کہا
کہ تھیلے میں بھر کر رکھ دو کو نے میں تاکہ امام صاحب اٹھ کر خرچ کر ڈالیں کہتے ہیں کہ وہ مال تمام عمر اسی طرح
رکھا رہا اور جب وفات کے قریب ہوئے تو فرمایا آپ نے کہ یہ مال امانت ہے اور میری وفات کے بعد
اُس کو جا کر دینا اُس شخص کو جو کہ اس مال کو لایا تھا اور کہنا کہ یہ تمھاری امانت ہے جو یہ مدت سے رکھی تھی ابو حنیفہ
کے پاس۔ رحمت فرماوے اللہ تعالیٰ کیسے بے نفس تھے اور کیسے بے رغبت تھے دنیا سے رضی اللہ عنہ۔ اور
آپ کے پاس جو کچھ مال اپنی تجارت سے حاصل ہوتا اس کے غم و غمہ کپڑے خریدتے اور پہناتے عالموں
کو اور فرماتے شکر اللہ تعالیٰ کا کہ جس نے پہنائے تم کو یہ لباس۔ اور میرا کچھ احسان نہیں اس لئے کہ دینے والا
حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

اور ایسی پرہیزگاری کرنے والے تھے امام صاحب کہ ایک دفعہ آپ کے شہر میں ایک بکری چوری ہو گئی
پس آپ نے گوشت بکری کا کھانا چھوڑ دیا کہ ایسا نہ ہو وہی بکری ذبح کی جاوے اور اسی کا گوشت پیجے ہو
گوشت پیچنے والا سُبْحَانَ اللہ کیا تقویٰ تھا۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِنَّمَا يَخْشَى اللہَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ
یعنی سوا اس کے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے نیک بندے اس کے عالم۔ تقویٰ اختیار کر لے مومنو
اور چھوڑ دو گناہ بڑے اور چھوٹے کیونکہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے متقی لوگوں کو۔

بیان وفات حضرت امام صاحب کا

جب آپ کی وفات ہوئی اس قدر مخلوق خدا کی جنازہ ہر آلی آپ کے کہ پانچ مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔
اللہ اللہ کیسے مقبول بندے تھے حضرت امام صاحب کے موت کی خبر سننے ہی دوڑ پڑی خلقت واسطے نماز
جنازہ کے۔

وفات ہوئی آپ کی ڈیڑھ سو سالہ ہجری میں اور عمر پائی آپ نے ستر برس کی دشمنوں نے آپ کو زہر

دید یا تھا اس کے اثر سے وفات پائی۔

پس اے مسلمانوں سنو گوش دل سے معلوم ہوئیں اس جگہ سے دو باتیں بڑے کام کی اول یہ معلوم ہوا کہ آپ کے دشمن ہمیشہ سے زمانہ میں رہے ہیں۔

پس جو جاہل بغض رکھتے ہیں امام صاحب سے اس سے کچھ نقصان نہیں آتا امام صاحب کی شان میں دیکھو چا خلیفہ رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گزرے اُن میں سے تین صحابہ کو کس قدر برا کہتے ہیں شیعہ لوگ۔ پس اگر کوئی ہمارے امام صاحب کو برا کہے۔ تو ہلاک کرتا ہے اپنی جان کو اور نقصان دیتا ہے ایمان کو اور کچھ ضرر نہیں ہوتا ہمارے امام صاحب کی شان کو۔

دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ ہمارے امام صاحب کو درجہ شہادت کا نصیب ہوا۔ کیونکہ جو شخص زہر سے انتقال کرتا ہے اس کو درجہ عطا ہوتا ہے شہادت کا۔ جیسے امام حسن علیہ السلام بڑے نواسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے زہر سے پس کس قدر بڑی خوشخبری ہے اور بھلائی ہے امام صاحب کے حق میں درجہ شہادت کا۔ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا شَہَادَہٗ فِی سَبِیْلِکَ یَا اَحْمَدَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اور آپ کی وفات سے پہلے دیکھا بعض بزرگوں نے کہ ستارہ آسمان سے ٹوٹ کر زمین پر پس کہا کسی نے والے نے کہ ابو حنیفہؒ ہے پھر چند روز کے بعد وفات ہوئی امام صاحب کی یہی تفسیر تھی خواب کی۔

اور بعض بزرگوں معتبر یعنی جعفر بن محمدؒ نے امام صاحب کو بعد موت کے خواب میں دیکھا بہت اچھی حالت میں پس پوچھا کہ کیا حال گذرا اے امام فرمایا کہ بخشدیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے فضل و کرم سے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ط تمام ہوا حال حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اب مناسب ہے کہ تھوڑا سا حال باقی تین اماموں کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو شاگردوں امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا بھی لکھا جائے

حال حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا

آپ دو برس رہے والدہ صاحبہ کے شکم میں اور پیدا ہوئے سال ۹۶ھ میں اور طلب حدیث میں بہت رغبت رکھتے تھے اور پیروی حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کرتے تھے اور سترہ برس کی عمر

میں پرچھنا شروع کیا حدیث کا اور ایک ہزار شاگردوں کو پڑھائی اپنی کتاب موطا اور بڑا حدیث لکھیں آپ نے
اور رہے تمام بحرِ مہینہ میں اور حال اُن کے علم و فضل کا بہت وازبہ مختصر لکھا ہے :

احوال حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے

آپ کی ولادت سن ۱۵۰ ہجری میں ہوئی مقام منامیں اور پھر لگے اُن کو مکہ میں سات برس کی عمر میں تمام
قرآن مجید یاد کر لیا اور پھر اکیس حدیثیں اور بعد ازاں کوچ کیا طرف مدینہ کے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
کی خدمت میں رہے اور پھر رخصت ہو کر بغداد کو گئے اور وہیں رہے اور وفات پائی آپ نے دن جمعہ کو ۲۴۳ھ میں

حال حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا

پیدا ہوئے آپ ۲۴۱ھ میں اور پیشوا ہوئے علم حدیث اور فقہ میں اور شاگرد ہیں حضرت امام شافعی وغیرہ بڑے
بڑے علماء کے اور بہت شاگرد ہیں اُن کے بھی بخاری اور مسلم بھی آپ کے شاگرد ہیں جن کا ذکر آوے گا اور آپ
کی مجلس میں سوائے ذکر اللہ اور ذکر رسول کے اور کچھ نہ ہوتا تھا۔
ستر ہفت برس رہے حالت میں درویشی کی کبھی کسی سے کچھ نہ لیا ہزاروں اشرافیاں لوگ دیتے تھے مگر قبول نہ کرتے
تھے اور وفات ہوئی آپ کی ۲۴۱ھ ہجری میں جمعہ کے دن رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت امام ابو یوسف شاگرد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حال

آپ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے اور اعلیٰ درجے کے شاگرد ہیں تین بڑے بڑے
بادشاہوں کے زمانہ میں آپ قاضی رہے باوجود کمزوری کے بھی دن رات میں (۲۰۰) کتیں پڑھتے تھے
تفسیر اور حدیث کے آپ بہت بڑے حافظ تھے ۱۵۰ھ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔

حضرت امام محمد شاگرد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حال

آپ بھی امام صاحب کے دوسرے بڑے جلیل القدر شاگرد ہیں آپ ایسے مرتبہ کے عالم تھے کہ امام شافعی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے شاگرد ہیں اور صدائے آپ کے شاگرد ہیں امام محمد صاحب کی تصنیف

فرمائی ہوئی نو سو ستانوے کتابیں ہیں۔ آپ کی وفات ۱۹۳۷ء میں ہوئی۔
اور چونکہ ہم نے بعد کیا تھا اپنی کتاب خواب نامہ حدیث میں لکھنے حال امام بخاری اور مسلم کا اس واسطے ان
دونوں کا حال کسی قدر لکھتے ہیں۔

احوال امام بخاری کا

پیدائش آپ کی دن جمعہ کے بعد عصر کے ہوئی تیرھویں شوال ۱۹۳۷ء میں لڑکپن اور چھوٹی عمر میں بینائی اُن
کی جاتی رہی تھی اس وجہ سے منہموم اور رنجیدہ رہتی ہمیشہ آنکلی ماں نے ایک رخصت اور خیم علیہ السلام
کو دیکھا کہ فرماتے ہیں اُپر روشن ہوئیں آنکھیں تیرے پیٹ کی بسبب دعا اور رونے تیرے کے پس خوشخبری ہو
تجھ کو صبح کو اٹھیں تو آنکھیں پیٹ کی روشن پائیں۔

دس برس کی عمر میں جس جگہ نام علم اور حدیث کا سن پاتے۔ دوڑے چلے جاتے۔ اور پھر حاصل کرتے رہے
علم اور اباد کی حدیثیں ابن مبارک کی اور وکیع کی۔ اور حج کو گئے اپنے ماں اور بھائی کے ہمراہ اور پھر وہاں پھر
اور لکھی کتاب لتاریخ اور پھر تصنیف فرمائی کتاب بخاری چھ لاکھ حدیث سے چُن کر اور یہ کتاب نہایت
مقبول ہے درجہ اس کا بعد قرآن کے ہے اور نہایت بڑا وجہ ہے اُن کا علم حدیث میں سمرقند کے قریب
ایک گاؤں میں ۲۷۷ھ میں وفات پائی رحم کرے اللہ تعالیٰ اُن پر۔

احوال مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ کا

وطن آپ کا نیشاپور ہے ۲۷۷ھ میں پیدا ہوئے اور تصنیف فرمائی آپ نے کتاب مسلم حدیث کی بڑی کتابوں
مستبر میں سے ہے صحیح بخاری کے بعد درجہ ہے اس کا ۲۷۷ھ میں وفات پائی۔ خواب میں دیکھا آپ کو بعض
بزرگوں نے اور پوچھا کہ کیا معاملہ کیا تم سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کھول دیا میرے لئے خدا تعالیٰ نے جنت کو پھر تا
ہوں جس جگہ چاہتا ہوں بہت عالی رتبہ ہے اُن کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے رحمت فرماوے اُن پر اللہ تعالیٰ
اور بہت مختصر لکھا حال ان دونوں حضراتوں کا بخوف و راز ہوئے کتاب کے اسی طرح پہلے پانچ حضراتوں کا
حال بھی ہم نے بہت تھوڑا لکھا ہے اور پھر بڑی بڑی کتابیں اُن کی بزرگی اور فضیلت سے۔

م

مترجم کی کتابیں عربی فارسی اردو اور تصنیفات علمائے
دیوبند اور قرآن شریف وغیرہ کفایت و رعایت
لئے کاہنہ (مولوی) سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ ریونڈ